21379- حلاج كون تھا

سوال

منصور حلاج كون ہے ؟

اور تاريخ اسلامى ميں اس حالت كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

حلاج كا نام حسين بن منصور الحلاج اور كنيت ابو مغيث ہے ايك قول يہ بھى ہے كہ اس كى كنيت ابو عبد اللہ تھى .

اس نے واسط شہر ميں ايك قول يہ بھى ہے كہ تستر شہر ميں پرورش پائى اور صوفيوں كى ايك جماعت كے ساتھ ميل جول ركھا جن ميں سھل تسترى اور جنيد اور ابو الحسن نورى وغيرہ شامل ہيں .

اس نے بہت سے ممالک كے سفر كيے جن ميں مكہ ، خراسان شامل ہيں ، اور ھندوستان سے جادو كا علم حاصل كيا اور بالآخر بغداد ميں رہائش اختيار كى اور وہيں پر قتل ہوا .

انڈيا ميں جادو سيكھا اور يہ بہت ہى حيلے اور دھوكہ باز تھا ، لوگوں كو ان كى جہالت كى بنا پر بہت سے لوگوں كو دھوكہ ديا اور انہيں اپنى طرف مائل كرنے ميں كامياب ہوگيا حتى كہ لوگوں نے سمجھنا شروع كرديا كہ يہ اللہ تعالى كا بہت بڑا ولى ہے .

عام مستشرقين (وہ كافر جو مسلمانوں كا لبادہ اوڑھے ہوئے ہيں) كے ہاں يہ بہت مقبول ہے اور وہ اسے مظلوم سمجھتے ہيں كہ اسے قتل كرديا گيا ، اور اس كا سبب اس كا وہ عيسائى كلام اور تقريبا انہى كا عقيدہ ہے .جس كا اعتقاد ركھتا تھا ، اس كے عقيدہ كا بيان آگے چل كر ذكر كيا جائے گا .

بغداد ميں اسے زنديق اور كافر ہونے كى بنا پر .جس كا اس نے خود بھى اقرار كيا تھا 309 ھ ميں قتل كرديا گيا .

اور اس وقت كے علماء كرام نے اس كے قتل پر اجماع كرليا تھا كہ اس كے كفا فر اور زنديق ہونے كى بنا پر يہ واجب القتل ہے .

اب آپ كے سامنے اس كے بعض اقوال پيش كيے جاتے ہيں جن كى بنا وہ مرتد ہو كر واجب القتل ٹھرا :

1- نبوت كا دعوى :

اس نے نبوت كا دعوى كيا حتى كہ وہ اس سے بھى اوپر چلا گيا اور پھر وہ يہ دعوى كرنے لگا يہ وہ ہى اللہ ہے ، (نعوذ باللہ) تو وہ يہ كہا كرتا كہ ميں اللہ ہوں ، اور اس نے اپنى بہو كو حكم ديا كہ وہ اسے سجدہ كرے تو اس نے جواب ديا كہ كيا غير اللہ كو بھى سجدہ كيا جاتا ہے ؟

تو حلاج كہنے لگا ايك الہ آسمان ميں ہے اور ايك الہ زمين ميں .

2- حلول اور وحدت الوجود كا عقيدہ

حلاج حلول اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھتا تھا یعنی اللہ تعالی اس میں حلول کرگیا ہے تووہ اور اللہ تعالی ایک ہی چیز بن گئے ہیں ، اللہ تعالی اس جیسی خرافات سے پاک اور بلند وبالا ہے ۔

اور یہی وہ عقیدہ اور بات ہے جس نے حلاج کو مستشرقین نصاری کے ہاں مقبولیت سے نوازا اس لیے کہ اس نے ان کے اس عقیدہ حلول میں ان کی موافقت کی ، وہ بھی تو یہی بات کہتے ہیں کہ اللہ تعالی عیسی علیہ السلام میں حلول کرگیا ہے ۔

اور حلاج نے بھی اسی لیے لاھوت اور ناسوت والی بات کہی ہے جس طرح کہ عیسائی کہتے ہیں حلاج اپنے اشعار میں کہتا ہے :

پاک ہے وہ جس نے اپنے ناسوت کو روشن لاھوت کے راز سے ظاہر کیا پھر اپنی مخلوق میں کھانے اور پینے والا بن کر ظاہر ہوا ۔

جب ابن خفیف رحمہ اللہ تعالی نے یہ اشعاد سنے تو کہنے لگے ان اشعار کے قائل پر اللہ تعالی کی لعنت برسے ، توان سے کہا گیا کہ یہ اشعار تو حلاج کے ہیں ، توان کا جواب تھا کہ اگر اس کا یہ عقیدہ تھا تو وہ کافر ہے ۔ اھ

3–قرآن جیسی کلام بنانے کا دعوی :

حلاج نے ایک قاری کو قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو کہنے لگا اس طرح کی کلام تو میں بھی بنا سکتا ہوں ۔

4–کفریہ اشعار :

اس کے کچھ اشعار کا ترجمہ یہ ہے :

اللہ تعالی کے متعلق لوگوں کے بہت سارے عقیدے ہیں ، میں بھی وہ سب عقیدے رکھتا ہوں جو پوری دنیا میں لوگوں نے اپنا رکھے ہیں ۔

یہ اس کی ایک ایسی کلام ہے جس میں اس نے دنیا میں پائے جانے والے گمراہ فرقوں میں پائے جانے والے ہر قسم کے کفر کا اقرار اور اعتراف کیا ہے کہ اس کا بھی وہی کفریہ عقیدہ ہے ، لیکن اس کے باوجود یہ ایک کلام ہے جس میں تناقض پایا جاتا ہے جسے صریحا عقل بھی تسلیم نہیں کرتی ، تو یہ کیس ہوسکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں توحید اور شرک کا عقید رکھا جائے یعنی وہ موحد بھی ہو اور مشرک بھی ؟

5–ارکان اور مبادیات اسلام کے مخالف کلام :

حلاج نے ایسی کلام کی جو کہ ارکان اور مبادیات اسلام کو باطل کرکے رکھ دیتی ہے یعنی نماز ، روزہ اور حج اور زکاۃ کو ختم کرکے رکھ دے ۔

6–مرنے کے بعد انبیاء کی روحوں کا مسئلہ :

اس کا کہنا تھا کہ انبیاء کے مرنے کے بعد ان کی روحیں ان کے صحابہ اور شاگردوں کے اجسام میں لوٹا دی جاتی ہیں ، وہ کسی کو کہتا کہ تم نوح علیہ السلام اور دوسرے کو موسی علیہ السلام قرار دیتا اور کسی اور شخص کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔

7–جب اسے قتل کے لیے لیجایا رہا تھا تو وہ اپنے دوست واحباب کو کہنے لگا تم اس سے خوف محسوس نہ کرو ، بلاشبہ میں تیس روز بعد تمہارے پاس واپس آجاؤں گا ، اسے قتل کردیا گیا تو وہ کبھی بھی واپس نہ آسکا ۔

توان اوراس جیسے دوسرے اقوال کی بنا پراس وقت کے علماء نے اجماعا اس کے کفراور زندیق ہونے کا فتوی صادر کیا، اوراسی فتوی کی وجہ سے اسے 309ھ میں بغداد کے اند قتل کردیا گیا، اوراس طرح اکثر صوفی بھی اس کی مذمت کرتے اوریہ کہتے ہیں کہ وہ صوفیوں میں سے نہیں، مذمت کرنے والوں میں جنید، اورابوالقاسم شامل ہیں اورابوالقاسم نے انہیں اس رسالۃ جس میں صوفیاء کے اکثر مشائخ کا تذکرہ کیا ہے حلاج کوذکر نہیں کیا۔

اسے قتل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں قاضی ابوعمر محمد بن یوسف مالکی رحمہ اللہ تعالی شامل ہیں انہیں کی کوششوں سے مجلس طلب کی گئ اوراس میں اسے قتل کا مستحق قرار دیا گیا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنھایۃ میں ابوعمر مالکی رحمہ اللہ تعالی کی مدح سرائ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے فیصلے بہت ہی زیادہ درست ہوتے اورانہوں نے ہی حسین بن منصورالحلاج کوقتل کیا۔ اھ دیکھیں البدایۃ والنھایۃ (172/11)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

جس نے بھی حلاج کے ان مقالات جیسا عقیدہ رکھا جن پروہ قتل ہوا تووہ شخص بالاتفاق کافراور مرتد ہے اس لیے کہ حلاج کومسلمانوں نے حلول اوراتحاد وغیرہ کا عقیدہ رکھنے کی بنا پر قتل کیا تھا۔

جس طرح کہ زندیق اوراتحادی لوگ یہ کہتے ہیں مثلا حلاج یہ کہتا تھا کہ : : میں اللہ ہوں، اوراس کا یہ بھی قول ہے : ایک الہ آسمان میں ایک زمین میں ہے۔

اورحلاج کچھ خارق عادت چیزوں اورجادو کی کئ ایک اقسام کا مالک تھا اوراس کی طرف منسوب کئ ایک جادو کی کتب بھی پائ جاتی ہیں، تواجمالی طور توامت مسلمہ میں اس کے اندر کوئ اختلاف نہیں کہ جس نے بھی یہ کہا کہ اللہ تعالی بشر میں حلول کرجاتا اوراس میں متحد ہوجاتا ہے اوریا یہ کہ انسان الہ ہوسکتا ہے اوریہ معبودوں میں سے ہے تووہ کافر ہے اوراس کا قتل کرنا مباح ہے اوراسی بات پر حلاج کوبھی قتل کیا گیا تھا۔ اھ دیکھیں : مجموع الفتاوی (480/2)۔

اورایک جگہ پرشیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے یہ کہا ہے کہ :

ہم مسلمان علماء میں سے کسی ایک عالم اورنہ ہی مشائخ میں سے کسی ایک شیخ کوبھی نہیں جانتے جس نے حلاج کا ذکر خیر کیا ہو، لیکن بعض لوگ اس کے متعلق خاموشی اختیار کرتے ہیں اس لیے کہ انہیں حلاج کے معاملے کا علم ہی نہیں۔ اھ دیکھیں مجموع الفتاوی (483/2)۔

معلومات میں مزید استفادہ کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں :

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالی کی : تاریخ بغداد (8/112-141)

ابن جوزي رحمہ اللہ تعالی کی المنتظم (13/201-206)۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی کی سیر اعلام النبلاء (14/313-354)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کی البدایۃ والنھایۃ (11/132-144)۔

اللہ تعالی ہی سیدھے راہ کی راہنمائ کرنے والا ہے۔

واللہ تعالی اعلم.